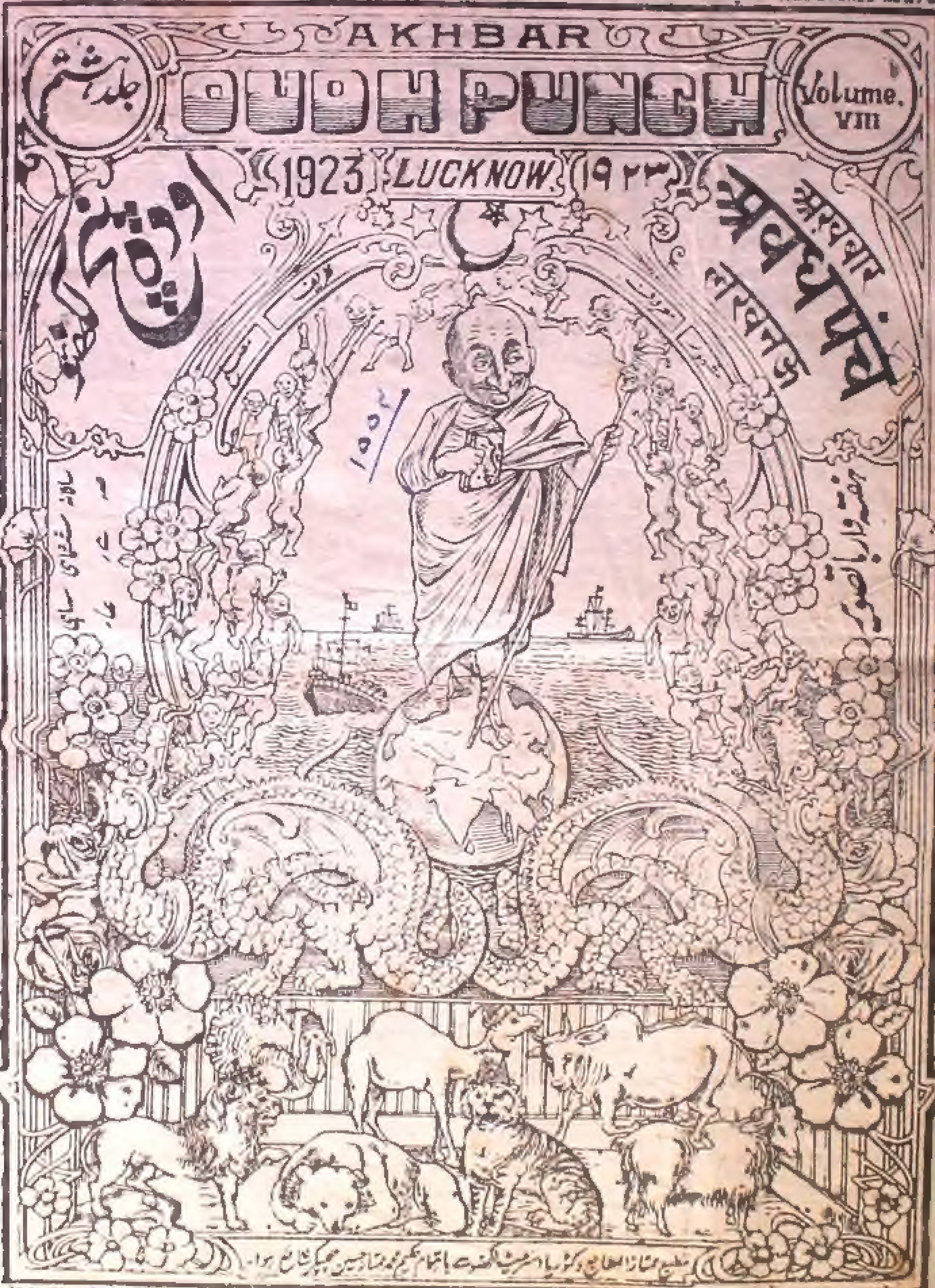


AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW
۱۹۲۳
اودھ پنچ
अखबार
अवधपंच
लखनऊ

جلد ۴۸ نمبر ۱۴

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

جمعہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۳ء

وائسرائے کی تقریر

اور

اینجانب کی تحریر

سنئیے صاحب! :-

ایک مشہور حکایت ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے گرد ہاں میں ہاں ملانے والے مصاحب جمع کر رکھے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ مالی ڈالی میں کچا بیگن لگا کے لایا بادشاہ سلامت نے جو اسپر دودا اودا اُودا رنگ چڑھا ہوا دیکھا چکنے چکنے چکیلے چھلکے پر نظر کی جیبوی شکل و مانند فرمائی تو فرمانے لگے «تبارک اللہ احسن الخالقین» واہ اے تیری صنعت کے قربان تیری حسن آفرینی کے نثار۔ جیسی دیکھنا خوشامد علیخاں تملق جنگ کیا زنگ ہے کیا روپ ہے کیا وضع ہے۔ مسٹر خوشامد علیخاں نے کہا «خداوند واقعی تاجداروں کے کھانے کی چیز ہے» حضور دیکھئیے تو سہی اسکے سر پر سبز تاج بھی ہے اور تاج پر تھم کھائی ہوئی کلغی بھی موجود ہے۔ دنیا میں تمام ترکاریوں کی بادشاہ یہی ترکاری ہے۔ قدرت نے جیسے ظل اللہ کے لیے جانوروں میں ماجبار جیسے و رو علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اور ترکاریوں میں بیگن علیہ الصلوۃ کو۔ جو کی بھجی میں بیگن دم چپت کیا جائے اور حضور نوش فرمائیں تو طبع کو بڑی قوت ہوگی۔ سرکاری خاصہ پز کو حکم ملا کہ بھلا بیگن کا شاہانہ سالن تیار کر۔ خاصہ پز جانتا تھا کہ جو کا لیا ملید اگر گوشت بھی دیا ہی بدذائقہ ہے جیسا بیگن کو کیا ہی مزا مگر حاکم زبان تھا اس نے تعمیل حکم کی بوٹی کے شوربے میں سالم بیگن کس کے دیا اور مسٹر خوشامد خاں بیرکو دیا۔ اب میاں بیگن کا رنگ روپ

بدلا اس کی شکل سے زیادہ بے رونق بدمزہ و ناگوار تھی مزہ جو بن صورت دیکھتے ہی حضرت قدر قدرت جہاں پناہ ظل اللہ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ واہیات بیہودہ شے ہے۔ ظاہر میں ایسا اچھا۔ باطن میں کیسا برا۔ خوشامد علیخاں بہادر تملق جنگ و مسٹر خوشامد خاں موجود تھے کہنے لگے۔ بات یہ ہے صورت حرام کی اسی سی ہوتی ہے۔ واقعی خداوند نعمت یہ ترکاری نہیں ہو چاہے خواہ مخواہ کا تاج سر پر رکھ کے لوگوں کو دھوکا دینا اس کا کام ہے۔ اور جو بھی مانے سبھا کا راجہ اندر ہے یہ کلغی یہ تاج دیکھنے ہی بھر کا ہے خداوند دیکھئیے تو سہی ایک آنچ میں ساری کی کلغی معلوم ہوتا ہے کیچڑ میں جوا لتھڑا پڑا ہے۔ مسٹر خوشامد بڑھا صحبت برخاست ہوئی بعض اشخاص نے تملق جنگ کی دو رنگی پر نکتہ چینی کی تملق جنگ نے جواب دیا کہ دوستو! بندہ بیگن کے باپ کا نوکر ہے نہ بہو کے دادا کا غلام۔ بندہ سرکار شاہی کا خانہ زاد ہے ظل اللہ کا رخ جدھر پھرتا ہے اُدھر کی ہوا بندے کی دل قطب نما کی سوئی پر کرتی ہے۔ خوشامد علیخاں تملق جنگ چاپلوس الدولہ نے سچ کہا تھا جہاں شخصی اختیارات کے ہاتھوں میں ملکی ترقی وہ بہو کی چٹیا آ جاتی ہے وہاں الخیر ہی بجا ارشاد ہو کی حکمت کے اور کوئی حکمت نہیں چلتی ایک ہی چیز اچھی بھی ہوتی ہے بری بھی ہو جاتی ہے۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک شے جلوت میں اچھی ہوتی ہے خلوت میں بری یہی حال آپ کی اصلاحی اسکیم کا ہے جو لوگ اپنی ذات کو ماڈریٹ اور معتدل کہتے ہیں انکا ظاہر و باطن یکساں نہیں ہے۔ انکی وہی مثل ہے کھانا بجے بجائے نہیں کانے جن سماتے نہیں یہ وہ تھالی کے بیگن ہیں۔ ایک زبان سے اصلاحی اسکیم کی مدح میں قصیدہ پڑھتے ہیں دوسری زبان سے گورنمنٹ کے طرز عمل پر نکتہ چینی کرتے ہیں بسا اوقات جب دلیل میں دب گئے اور اصلاحی اسکیم کی ناکامیابی کا الزام وقتی فسادات کے سر تھوپا۔ اکثر خاص خاص ذمہ دار افراد کو مجرم قرار دیا۔ مگر یہاں سے یہ دیکھا کہ اس اسکیم میں اعلی حکام کے اختیارات عام ہے یہ

علیحدہ رکھتے ہیں اسوجہ سے جمہوریت وآزاد خیالی کا درج خاص دکھیا کبھی رفع نہوگا۔ اگر یہ کہیں تو درست ہے جو شے قابل مذمت ہے اُسکا چھوڑنا لازم ہے۔ لہذا گرگ کا نام کبھی قند سیاہ رکھنا پڑا کبھی عصارہ قصب شکر بڑھیا کہلائی جبکا ماسکہ مستقل ہوا عضا میں تر عمل (دی علامہ ملاحمہ) آگیا ہو بستر بھیگنے کا الزام بچہ کے سر پر آسانی سے ہوسکتی ہے اسے ہے کیا کروں صاحبزادے نے اللہ رکھو پیشاب کر دیا کس کو غرض ہے جو کہے۔ شاباش ہو اترے نخرے کو ہو گئے آپ لگانے لگے ملک کا محصول اضافہ کرنے پر آپ کو اس کا تجربہ بھی طرح ہو چکا ہے ان ہی میں سے بعض نے استعفا دیا اور آپ کی ذات پر حملے کیے نا سزا کہا اور کہتے رہے کہ بعض اصلاحی اسکیم تو یقیناً نعمت غیر مترقبہ ہے مگر وائسرائے نے اپنے اختیارات کا استعمال غلط کیا اسکی شکایت ہے اگر دل کی آنکھ نیز چشم بصیرت کے واسطے کوئی عینک کسی کارخانہ میں مل سکتی تو ہم ڈھونڈھ کے لاتے اور اصلاحات کے قانون میں اُن خود مختارانہ دفعات کو دکھاتے جنکی قوت پر آپ نے کونسلوں کے بنائے ہوئے طلسم شکست کیے۔ وہ ہیوقوت ہے جو آپ کو اس فیضان حکومت سے روکے گی۔ ایسے طلسمات توڑنے کے اختیارات آپ کو قانوناً حاصل ہیں تو آپکی ذات پر حملہ کرنے کے کوئی معنی نہیں اختیارات استعمال کرنے ہی کے لیے دیے گئے ہیں۔ وہ تماشا نہیں۔ وہ ہنسی ٹھٹھا نہیں ہیں۔ وہ تیر ہی کیا جو جو قت ترکش کے آشیانہ میں پر پھیلائے انڈے سیا کرے اور بچے نہیں۔ اب وہ زمانہ بھی نہیں کہ :- ؎

بزود افتقار ؟ قلم میں اور ہاتھ روک لے

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ سکتے ہیں کہ ساری خرابی اُن لوگوں کی پیدا کردہ ہے جنہوں نے مسودہ دیکھا نہ عمل یہ جھگڑا اٹھائی اور کشا رسم کی دی۔ ضابطہ اصلاحات میں کانون ساز نہیں بلکہ قانون شکن دفعات دیکھے پھر بھی مسودات قوانین پر نکتہ چینی کی اور شیوہ بہیودہ دراج گوئی سے ہاتھ نہ اٹھایا۔ یہ ایک قسم کی چھیڑ خانی ہے قانون سازی نہیں ہے؟ ایسے قوانین کے ماتحت جو کونسل قائم کی جائے وہ

مکرر مقصد بادشاہ کی صحبت ہے اُسکے ارکان کو بھی شریک
ہونا چاہیے جو پہلوان اس اکھاڑے میں اس غرض سے
داخل ہونا چاہتے ہیں کہ کونسل کو چت کر دیں گے انھوں نے
غلطی کی ہے۔ اگر کشتی دکھانا تھی تو اسکا محل یہ تھا کہ
پہلے انھیں پیچھے ہی پڑا رکنا چاہیے تھا تاکہ سب سے
علاوہ اس کے قانونی اصلاح اور اصلاح شدہ کونسل کی
کامیابی یا ناکامی عالم آشکار ہو جاتی پہلے الگ تھلگ
رہنا اور اب بعد اختلاف و گرم بازاری نفاق ممبری کا
اُمیدوار ہونا باعثِ حسرت بعد از جنگ ہے۔ آپ کا یہ
خیال صحیح ہے کہ بحالت موجودہ کونسل کے کامیاب ہو جانے کا
نتیجہ یہی نکلے گا کہ کونسل مغلوب ہو جائیگی اور گورنمنٹ قائم رہیگی
لیکن جناب اس خیال کے ساتھ متفق نہیں ہیں کہ جو چیز مضبوط ہوگی
وہ اصلاحی سکیم ہے۔ اصلاحی سکیم محض مظلوم ہیں۔ خداوندی ہمیشہ
کہیں تاج و تخت کی زد میں آ گئے ہیں۔ استغفراللہ
یوں کہنا چاہیے کہ تاج اور تخت کا فرض صرف عام رعایا
کی گردن ہے گی۔ اور ہندو یا مسلمان کا۔ خاصیت بلکہ
مان کر اب پر شرکت ہیں کہ کونسل ہے تو کس مرض کی دوا ہے
آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ مختار بھی ہے مجبور بھی ہے آزاد بھی
ہے محبوس بھی ہے جوان بھی ہے بڑھیا بھی ہے صحیح
بھی ہے علیل بھی ہے سب کچھ ہے پھر کچھ بھی نہیں۔
عام ہندوستانی اس امر سے انکار کرتے ہیں کہ یہ کونسل
اُن کی بہبودی کی خدمت انجام دینے کے قابل ہے۔
کسی گورنر یا گورنر جنرل کی رائے جس کونسل میں ایک
معصوم کی رائے سمجھی جائے اُس کو وقعت کی نظر دیکھی
برسنے کے عہد عاشق کے دل یا معشوق کی خاطر کی
طرح پس پیش ہوتی ہو ایسی ذلیل بیتی ہے کہ سچ ہے
کہ جب کسی وائسرائے کا جی چاہے اسکی بات مانے اور جب
جی نہ چاہے ٹال جائے وہ کونسل کاہے کو ہوئی وہ تو موم
موم کی ناک ہے اس کے علاوہ تاحال اس نے کوئی ایسا
کام سر انجام نہیں دیا جس سے قبول کو ترقی ہوتی۔ موجودہ
صورت میں یہ ایک پٹھان کا سر ہے جو ہر وقت استحصال بالجبر
کا بہانہ تلاش کیا کرتا ہے پوری حکایت ذرا بڑی ہے
مختصر سن لیجیے کہ دو جواری جوا کھیل رہے تھے ایک پٹھان
دوسرا بنیا اتفاق پٹھان کے سر پر بار سوار ہوئی ساری جمع جتھا ہار
بیٹھا آخر سر کی بازی لگائی اور وہ بھی ہار۔ اب پٹھان
صاحب نے کچھ دے بنیے سے تقاضا کرنا شروع کیا کہ بھئی
اپنا سر لو اور میری جان چھوڑو۔ بنیے نے کہا کہ خانصاحب
ہمارا باپ ہے جو تمہارا سر ہم سے لو گیا؟ خانصاحب
نے جواب دیا کہ ٹھیک پر اسکو کہاں سے کہلائیں پائیں سر
تمہارا اور بار جو ہماری گردن پر؟
غرض مل دست غیب خانصاحب کے ہاتھ لگا
صبح ہوئی اور بنیے کی دوکان پر پہونچے۔ لالہ تمہارا
سر لیتے بادام مانگتا ہے۔ لالہ نے گردن جھکا کر ترازو
اُٹھائی اور سر کی آرزو پوری کر دی۔ شام ہوئی اور
خانصاحب دوکان پر موجود۔
= لالہ تمہارا سر دو سیر گھی پانچ سیر شکر تین سیر میدا چار سیر
میدا اچھا تولہ زعفران مانگتا ہے " لالہ غریب نے
دھوتی کبھی بار کھولی کبھی باندھی اچھتا پچھتا کے
سر کا حکم بجا لائے۔ مدتوں یہی حال رہا۔ انصاف
دیکھیے تو ہندوستان غریب بنیا ہے اور کونسل پٹھان
کا سر ہے گویہ سر نیاز بازی اصلاحات کے بدولت
بنیے کی گردن پر دھرا ہے۔ سرحد کے مصارف بڑھے
ڈاک کی اُجرت بڑھی۔ کورٹ فیس میں زیادتی ہوئی
نمک کا محصول بڑھا۔ ریلوے کرایہ کا پانچ جاری ہوا
سیکڑوں کرسیاں نئے نئے عہدہ داروں کے لیے بچھائی
گئیں اور تقاضے کا سلسلہ شروع ہوا۔ دکھ لالہ سر کی
تپیڑی اُتار دو۔ دنیا تھالی کھلی گٹھری لیٹی پونجی اگر
زمانے کی بدولت عطیہ شاہی (اصلاحات) کے
عوض تکلم یہ مفت سمجھ ہوتی ہے۔ آپ کو لازم تھا کہ جہاں
کونسل کے نکتوں پر دے دی تھی وہاں کونسل کے
فوائد بیان فرما کے عوام کی تسلی کر دی ہوتی۔ مان کو بچہ
دیا ان کو ہیں مگر ایسے دیوانے نہیں ہیں کہ اپنے فوائد
انکو نہ سوجھتے ہوں۔ گورنمنٹ مضبوط ہے اسپر بھلا کیا
اثر ہوگا۔ بیشک نہ ہوگا۔ اسلیے کہ خوشامدی درباریوں
سے کونسل کا دڑبا ہر وقت بھر دینے کا آپ کو اختیار ہے
مگر اس اختیار کو دھمکی کے لہجے میں ظاہر کرنا بھی آپ ہی
کا کام ہے اندیشہ ہے کہ اس دھمکی کا اثر کہیں شاید یہ
نہ ہو کہ ہندوستان سے امن و امان کی بہار جاتی رہے۔
علت حکومت سے گروہ گروہ ناکردہ گناہ دو دونوں
ایک لاٹھی سے ہانکے پڑیں۔ ایک عجب شکاری
نے ہرن پر تیر مارا ہرن گرا شکاری نے تیر کھینچا ہی تھا کہ
مان میں پیوست ہو گیا تھا گوشت پیوست ہو گیا مان
بھی اور کہا نہ گے گوشت کا لوتھڑا پیکان بمع
منہ میں رکھ لیا۔ اگر ایسا کباب جس میں پیکان تیر بھی
شامل ہو مزے دار کہا جا سکتا ہے تو واقعی آپ کی
دھمکی بھی مزےدار ہے امید نہیں کہ اہل انگلستان
پیکان اندوز کباب کو پسند کریں۔ یہ ترکیب بیان
برطانوی انصاف کی شہرت کو ماند کرنے والی ہے
ممکن ہے کہ لندن کے بعض دشمنان ہند اس تجویز
سے اتفاق فرمائیں اور آپ کے ہم خیال ہو جائیں
مگر جب آپ دور از حال بیان سے سدھاریں گے
تو برطانوی عقل و انصاف سے آپ کو ایک چوٹ سی
پڑے گی۔ یہ کلمات تارکین موالاۃ کی زبان پر بار بار
جاری ہو چکے ہیں آپ نے بھی سنے ہو نگے۔ گو آپ کے
مصاحب خاص میاں سر محمد شفیع صاحب نے بیگن
اور ہڑ ہو کے سالن کی توصیف میں کوئی کسر اٹھا نہیں
رکھی۔ انھوں نے آپ کو انگلستان کے تجربہ اہل
دل کا لقب دیا ہو ایک مسئلہ کے متعلق رشتہ اللہ
جس نے عوام کو بیگن کیا آپ کی وکالت کی۔ انھوں
نے ایشیائی خوشامد کے فرسودہ باغ میں اندر فوج
شنا خوانی کی اور آسمان کو قرول ارسلان کی رکاب
چومنے کے لیے جھکا دیا۔ اُنھیں ہر طرف ہرا ہرا
سجھائی دیتا ہے۔ مگر جناب ایک ہندوستانی
ہیں جنکا قول ہے کہ دوست وہی ہے جو سچی بات کہکے
دوست کا دل جلائے مزاج گوئی کے پاس نہ پھٹکے۔
بیگن کی بھجیا میں ہڑ ہو کا گوشت ہیں مرغوب ہیں ہے
لہذا جناب میاں سر محمد شفیع کے قانون سے وہ حرف
جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے ہم آپ سے کوئی
پرخاش نہیں رکھتے ہمارا اعتراض جو کچھ ہے وہ اصلاحی
قانون کی نادرستی سے متعلق ہے آپ کی جگہ جو کوئی
آئیگا وہ اس آزاد قانون کی بدولت آسانی سے یا خیالی کی
سطح سے گر یگا۔ وہ ہر دلعزیزی جو "ہارڈنگ" کو
حاصل ہوئی تھی اب عنقا ہے جسکا نام باقی ہے
رسم محبت جو اور بیگن کا سالن پکانے والے تکی
صحبت میں رہا ہی تھے۔ مگر عمر کی پیش کمانے بھی اُنھوں
نے غصہ اور دھمکی کو ٹھیک ٹھیک کے سنادیا۔

جاگنے نہیں دیا۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ آپ مجسمۂ حسن عمل عدل انصاف انصاف پکارتے ہوئے آئے پھر جب انصاف کے جوہر دکھانے کا وقت آیا تو کام اُس قانون سے لینا شروع کیا جو انصاف کے پیچھے لاٹھی لیے گھومتا ہے جسکے خمیر میں ہندوستانیوں کے لیے ذلیل شامل ہے "خوان بڑا اخّن پوشش بڑا کھولوں کے دیکھو تو دھاتی بڑا" اپنے عہدہ کی نصف مدت طے کرنے کے بعد آج آپ نے پھر بھولا ہوا سبق یاد کیا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مجھپر اعتماد کیجیے"

"میری بات کا یقین کیجیے کہ بہترین طریق عمل برطانوی پبلک کے عدل و انصاف پیکار بند ہونا ہے" ہم کہتے ہیں اور ہماری ساری دنیا کہتی ہے کہ

"اعتماد پیدا کیجیے"

— بیشک برطانوی طریق عمل انصاف سے قریب تر ہے مگر اسکا اثر اب صرف انگلستان ہی تک محدود ہے۔ کئی برس گزر چکے ہندوستان نے عدل و انصاف کی صورت نہیں دیکھی ہے۔

دنیا کا حافظہ نہایت کمزور ہوتا ہے۔ دنیا پہلے سرے کی بھلکڑ ہے۔ آج آپ اعتماد پیدا کرنا چاہیں تو فوراً پیدا ہو سکتا ہے مگر اعتماد یوں نہیں پیدا ہو سکتا کہ کوئی گھر سے "انصاف انصاف" پکارتا ہوا چلے اور یہاں پہونچتے ہی اسی نقش قدم پر پاؤں رکھنے لگے جو اگلے راہرو اس ریگستان میں چھوڑ گئے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کے عہد نے چیمسفورڈ کے عہد کو بھلا دیا۔ لارڈ چیمسفورڈ ایک بوجھل طبیعت آدمی تھے لوگ یہ سمجھے کہ کوئی سپاہی آ جاتے ہیں ان کی گورنمنٹ سے ہمیشہ انفعال کا سرزد ہونا ایک فطری بات ہے۔ آپ سوچیں ہونگے آپ کے عہد میں گورو کا باغ نمک کا محصول نابھ کا معاملہ عبادت گاہوں کی بے حرمتی۔ محترم ہستیوں کا جیلخانہ جانا اور ایسے ہی صدہا واقعات کا رونما ہونا نہایت عجیب ہے جن کو انصاف سے اتنا بھی لگاؤ نہیں جتنا لائڈ جارج کے اعمال کو سچائی و صدق سے۔ لقمان حکیم ایک روسیاہ غلام تھے سیاہ رنگ سمجھے جانوں کے مقدر میں غلامی ہے کئی مرتبہ لوگوں نے بیچارے کو پکڑ کے بیچ ڈالا ایک مرتبہ انکے آقا نے کھیت میں دھان بونے کا حکم دیا انھوں نے جو بو کے۔ فصل کی تیاری پر آقا نے دیکھا کہ دھان کی جگہ جَو لہلہا رہے ہیں۔ یہ ماجرا کیا ہے؟۔ کہا میں نے اس اُمید پر بوئے تھے کہ دھان اُگیں گے۔ آقا کو غصہ آیا۔ لقمان نے کہا حضور معاف آپ کی تعلیم کا یہی اثر ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ دن رات کھیل کود ناچ رنگ میں بسر کرتے ہیں اور پھر بھی امید رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن نکوکاروں میں آپ کا شمار ہو گا۔ یہ امید جَو بوئے اور دھان کاٹنے کے مساوی ہے۔ اگلے زمانے والے خدا سے ڈرتے تھے سچ کہنے والے پر دفعہ ۱۲۴ عائد نہیں کی جاتی تھی اس نے گردن جھکالی شرمایا اور لقمان سے کہا او سیاہ فام شخص میں سمجھتا تھا کہ میں آقا ہوں اور تو غلام ہے مگر آج معلوم ہو گیا کہ معاملہ برعکس ہے تو آقا ہے میں غلام ہوں۔ جا ابخدا کی راہ پر تو آزاد ہے۔ چشم بد دور آپ کی توقعات بھی آقائے لقمان کی توقعات سے کچھ کم عجیب نہیں ہیں آج اپنے طرز عمل سے کچھ اور توقع ہے؟ کہ "ایسی کارروائیاں کر جو ہندوستان کے مفاد اور ترقی میں حائل ہوں حتے الامکان دفع کر دوں"

بقول لائف جب کوئی شخص گالی دینے کے بعد شیریں زبان نہیں بن سکتا ؎

ننگی کو ناز ننگی کہیں اور مانت مال کو کھو یا
بیٹے کو گاڈی کہیں یہ کیجیدا س رو یا

قیامت کے دن ابھی بہت دور معلوم ہوتے ہیں کیا آپ کا بھی انصاف اور عدل۔ نرم اور سخت۔ ظلم و شقاوت کے مفہوم میں کوئی تغیر حادث نہیں ہوا ہے۔ مسٹر شفیع کے فقرے باندھنے پر اگر آپ نے یہ یقین کر لیا کہ دنیا کے خیالات اصلاحی اسکیم کی نسبت ایسے ہی خوشگوار ہیں تو بس حد ہو گئی وہ کہتے ہیں "تحریک ترک موالات و مقاطعہ نے جو طوفان پیدا کیا تھا اسکی وجہ سے عارضی مگر زبردست نقصان پہنچا لیکن اب وہ برطرف ہو گیا ہے۔ تخریبی کارروائیوں کے بجائے اب آہستہ آہستہ آئینی کارروائیاں اختیار کی جا رہی ہیں محصول نمک کی زیادتی سے جو شورش برپا ہوئی تھی اُسمیں حضور وائسرائے حق بجانب ثابت ہو چکے حضور وائسرائے کے عہد حکومت کے آخر نصف حصہ میں ہم ذمہ دارانہ حکومت کا راستہ پہچان لینگے"

مسٹر شفیع کے یہ کلمات واہ واہ کی چلیاں ہیں انکا تخم شملہ کے عیش باغ سے دستیاب ہوا اور شملہ لاٹ میں بویا گیا ہے بظاہر کسی آلکسی یا حقیقی الملم کی امید میں یہ کلمات زبان پر جاری ہوئے ہیں یہ ایک ڈالی یا گلدستہ ہے جسکے پھول پھل ذائقہ اور خوشبو سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب اصلاحی اسکیم کی طرح لفاظی کی حد تک ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ تو خدا کے لیے ان کلمات کے پیچھے نہ پڑیے ورنہ ملازمت کے اگلے آدھے حصہ کی طرح باقی ماندہ نصف حصہ بھی مفاد سے کورا رہ جائے گا۔ کوئی تحریک مٹی نہیں ہے کوئی بے چینی رفع نہیں ہوئی ہے کوئی تجویز مقبول نہیں ہوئی ہے اگر ان فقروں میں صحت ہوتی تو سکھوں کی وہ حالت کیوں ہوتی کی قتیل قتال کا وجود نہ ہوتا بچوں کی طرح پاؤں نہ پٹختے جھکڑیوں کی گود میں اہم ہتک کے نہ پہنچتے۔ اس قسم کے توہمات انزار الفاظ اگلے زمانے میں ایک بیچارے حبشی رئیس کو بہت نقصان پہونچا چکے ہیں۔ طبیبوں نے اس رئیس کو یقین دلایا کہ تم گورے ہو جاؤ گے بس پرسوں دنیا شروع کیجیے متواتر نوبت باینجا رسید کہ چہرے کے بعض حصے فیقے سے گلگے اور طشت میں انکا عکس دکھائی دیا۔ طبیبوں کا فریب چلا رئیس خوش ہوا اور مصاحبوں سے کہنے لگا اب ہم تھوڑا تھوڑا سفید ہو رہا ہے۔ اس وہمی خوشی کے پھیر میں پڑ کے شاہ اودھ کے اس مشورہ اجمالی نے طبیبوں کے قول باندر کر لیا اور بسلوں کے روزانہ مشغلے نے نااتفاقی سے بے حسی اور بے حسی سے گورکنارے پہونچا دیا۔ آپ خود ہی غور کر سکتے ہیں کہ یہاں کے قوانین میں کیا کونسی وقعت رہی ہے یا خود آپ کی کونسل اور گورنمنٹ نے دو ڈھائی برس میں کونسا نیا رخ یا تغیر پیدا کیا بڑھا ہے زمین وہی ہے آسمان وہی ہے لوگ وہی ہیں خیالات وہی ہیں حرکات وہی ہیں مطالبات وہی ہیں غرض جو کچھ پہلے تھا وہی بعینہٖ اب بھی ہے فرق صرف اسقدر ہے کہ آپ جب آئے تھے تو ہند

مسلمان ہم پیالہ و ہم نوالہ ہو کر پولیٹیکل اتحاد میں منسلک تھے
اب مذہبی اختلافات میں مبتلا ہیں - تو یہ کوئی اچھی بات
نہیں ہے چنانچہ خود آپ نے اپنی تقریر کے آخری حصہ
میں اس اختلاف کی مذمت کی ہے اور آپ کی رائے
میں بھی یہ اختلاف دشمن ترقی ہے - آپ نے خود وہ تجویز
کی ہے کہ صاحبان وطن کو نفاق و شقاق دور کرنا چاہیے
پس آپ ہرگز یقین نہ کیجیے کہ اصلاحی سکیم تھوڑی
تھوڑی سفید ہو رہی ہے - اس سکیم کی سیاہی کو
کم و بیش سفیدی سے ذرا بھی لگاؤ نہیں - مثل ہے ؏

کہ زنگی بشستن نہ گردد سفید

اس ضرب المثل کو یوں پڑھنا چاہیے ؏

کہ زنگی بہ سہل نہ گردد سفید

آپ نے اپنی تقریر میں ایک اور عجیب فقرہ کہا ہے یعنی
"میں ان لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں جو اصلاحی سکیم کو
کامیاب بنانا چاہتے ہیں کہ وہ کوئی طرز عمل ایسا اختیار
نہ کریں جس سے اُن لوگوں کو قوت حاصل ہو جو کونسلوں
کی تخریب کے درپے ہیں"

واقعہ یہ ہے کہ اس اصلاحی ضابطہ کو ملک کا اکثر حصہ
قبول نہ کیا وہ اسکے نفاذ سے دور بھاگی - اس گریز نے
اکثر خود غرضوں کے واسطے جگہ خالی کر دی - اور یہ غیر
متوقع خیرات چیل جھپٹوں کی صدا سنتے ہی دوڑے
کوئی آنریبل بنا کوئی سر ہو گیا - اس آباد ویرانی کا نتیجہ
یہ ہوا کہ سکیم کا نقصان روئی کی آگ یا موزے کا
گھاؤ رہا کسی پر کھلنے نہ پایا - اسکیم کو مقبولیت کا شرف
عنایت کرنے والوں میں بعض ہستیاں ایسی بھی تھیں
جو صاحب دختر تھیں حکومت نے اپنی تنگدلی اور بخل
سے ان ہستیوں کی حرکت پر قناعت کی اور زیادہ طلبی
کا تدارک اس قلیل جماعت سے کرانا چاہا اسلامی سے
اس قلیل تعداد فوج نے دلوں کے قلعے پر چڑھائی تو کی
مگر کچھ ٹھیک نہ کی گئی - انتظامی مسئلے میں اس تناقض
چور نے اس غضب کا التباس پیدا کر دیا کہ اگر مدبر بیٹھے
کرنے والے سلیمان بھی ہوتے تو شاید مشکل میں پھنس جاتے
اور یہ بات مطلقاً ان کے حکم کی ہم تعمیل نہ کرتی -
آپ کی تنبیہ معلوم نہیں کس گروہ سے متعلق ہے -
کونسل میں دو قسم کے آدمی ہیں (۱) جو خود ہی کے

خود غرض وطن فروش (۲) اپنی بھلائی کو مقدم اور
وطن کی بھلائی کو مؤخر رکھنے والے - پہلی قسم آپ کی
تنبیہ کی محتاج نہیں، اپنی سنی کہ آتے تے لنڈوں کو
ہاتھ لگی بٹیر بھلا وہ کیوں ایسا طرز عمل اختیار کرنے لگے
جو غرض مضر ہو - رہی دوسری قسم تو ان کی دورنگی نے
ملک سے اسکا اثر ہی مٹا دیا ہے - معترضین کے پرست
گروہ کو بھلا یہ کیا گرویدہ کرے گی - شاستری اینڈ کمپنی
اب گورنمنٹ کی مذمت بھی کرتے ہیں تب بھی دلوں
میں ان کے واسطے گنجائش نہیں نکلتی - ممکن نہیں نکلنا -
الحاصل معترضین کو راضی رکھنا صرف دو باتوں پر
موقوف ہے (۱) حقوق آزادی و حسن معیشت کی
حقیقی (نہ مجازی) توسیع - (۲) زد و کوب قرار واقعی
جس پر آج تک عملدرآمد ہوتا رہا - اور شاید جب مخرب
آپ کی کونسل میں گھسنے نہیں تو اسی حکمت پر زیادہ
شد و مد کے ساتھ عمل کی نوبت آ جائے -

ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ اپنی مدت ملازمت کے
آخری بہترین حصے میں آپ کس طرز کو اختیار کرتے
ہیں - کسی مخلص نکتہ چین کا مشورہ دیجیے کہ ہم تو بھلا
بھلا آپ کا ہے کو قبول کرینگے - البتہ مارننگ پوسٹ
ایک خیر خواہ برطانیہ پرچہ ہے وہ آپ کو اجازت دیتا ہے کہ

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

وہ کہتا ہے کہ دانشمندی کی بات مانو تو بانیان فساد کا
مقابلہ جوانمردی سے کرو اور آزمائش کے وقت
پوری طاقت صرف کر دو - بہانہ یہ ہو کہ بانیانِ فساد کا
بچھڑا بالشویکی کھونٹے کے بل کودتا ہے سکھ بھی اسی
کھونٹے میں بندھے ہیں - ان کو بالشویکیوں سے مدد
مل رہی ہے - مارننگ پوسٹ کے خبر کاذب کو
سرکار شیطانی سے وحی کے ذریعے پیام پہونچتے ہیں
انکی صحت کا ذمہ دار وہ خود ہے - بھلا کہاں ہندوستان
کہاں بالشوازم - اگر بالشوازم اتنا بیوقوف ہے کہ وہ
اپنا زور مرکز (انگلستان) پر صرف نہیں کرتا بلکہ
ہندوستان کے ساتھ آنکھ مچولا کھیلنا چاہتا ہے
تو اسکی عقل کو مارننگ پوسٹ کی بے ایمانی کے ساتھ
مدغم کر دینا چاہیے کیا معنی کہ دونوں ایک ہی جنس

ہیں - جب تک انگلستان بالشویک اثر کی ماتحتی قبول
نہیں کرتا اسوقت تک ہندوستان میں اسکا اقتدار
مقبول نہیں ہو سکتا - یہ اندیشہ خام درحقیقت اپنی کمزوری
ظاہر کر دینے کا بہانہ ہے - اچھا یوں ہی سہی - آپ شوق
سے پوری طاقت و جوانمردی صرف کیجیے - ہم تمام
ہندوستان کی وکالت کر رہے تھے جسمیں سکھوں
کا ذکر اور نابھہ کا معاملہ بھی چھڑ گیا - اسکے متعلق حکومت
کی گھگھو نے طرح طرح کے گل کھلائے ہیں - جو الزام
سابق مہاراجہ کی نسبت قائم کیے گئے ہیں اُن کی
تفصیل بیان کرنے کی قوت حکومت کی زبان میں
نہیں ہے - حکومت اپنے قول کا بھرم پہلے ہی کھو چکی
ہے اس نے بطور خود ایک جج مقرر کیا اور کچھ دھمکی
چالیں اختیار کیں کہ مہاراجہ کو مسند ریاست سے
کنارہ کرنا پڑا - اب اون پچن کا طلسمی اثر دونوں پر
طاری ہے یعنی مہاراجہ آزادی نا قسمتیں میں مسودہ کو
ہیں اور حکومت اشارے کر رہی ہے یہ گونگے کا خواب
ہے تعبیر جو کچھ ہو لیکن اسکا یقین کامل ہے کہ اسکی
تعبیر انصاف سے بالکل مختلف ہوگی - حکومت کا گردن
ہلا کے کہنا کہ بس سمجھ جاؤ تسکین بخش نہیں اور بعض
ادھر ادھر کے گھسے پٹے اعتراضات جرم ہونے کے
باعث قابل قبول نہیں جس بیوقوف نے آپ کو
یہ رائے دی کہ آپ سوتی بھڑیں جگائیں وہ آپ کا
خیر خواہ نہیں ہے آپ کا یہ فرمانا کہ میری گورنمنٹ
اور والیان ریاست کے باہمی تعلقات تسلی بخش
ہیں = اور بالی ہی بجائی ہے کے مصداق ہے -
یہ آگ صرف نابھہ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ اُسکا
منشا کچھ زیادہ بڑھنے کا ہے - زبان خلق کون پکڑ سکتا
ہے - اگر خدانخواستہ شیطان کے کان بہرے حکومت
کو مشورہ مارننگ پوسٹ پر چلیگی - پوری طاقت اور
جوانمردی صرف کرنا پڑی تو نتیجہ جو کچھ ہو گا اسکا علم
خدا ہی کو ہے - سر فروشوں کے جتھے کا نام مٹ سکتا ہے
اگر حکومت نے ہندوستان سے سکھوں کا استیصال کیا
اور انکی جوانمردی علوی سے بدلی تو سوائے گورکھوں
کے اور کوئی گروہ ہندوستان ابھی قائم مقامی کرنے کا - یا
شاید نادانیوں کی فصل کھینچ کر ... کے آتی جاتی ہے



مہابیر دل "دھن ہے گبھرو!"

علی غول "شاباش ہے پٹھے!"

کانگریس "کیا غضب میں جان ہے! میری کوئی نہیں سنتا"

آپاجی (بڑی بیگموں سے) "دیکھو میرے بچے پہلوانوں کا تماشا۔ بس اب ہم ہیں اور تم ہو"

اور وہ زبانی ہمدردی یا خشک آم جیسوں سے حکومت کی مدد کرینگے۔ جب سے حکومت نے اپنا طرز بدلا ہے سرفت سے عام مسلمان راضی نہیں ہیں، عام ہندو راضی نہیں کیونکہ مسلمان ایک غول کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ہندو ایک دل بنا رہے ہیں۔ اس غول اور دل کے پیچھے آپس میں سر پھٹول کی نیت سے کھڑے ہوئے ہیں۔ حکومت کی مدد دونوں کا مرکز ذہنی نہیں ہے۔ لارڈ ریڈنگ اور ارل ونٹرٹن یا آپ اور آپ کے ساتھی انگلستان کے امراء ان بیتاٹوم کی مدد سے اگر ان سینکیا ہیوں کو حکومت کی دستگیری پر آمادہ کر سکیں تو یہ بات ہی جداگانہ ہے۔ یہ ایک اعجاز ہوگا جسکی داد سوائے میاں محمد شفیع کے اور کسی خیر خواہ برطانیہ سے نہ مل سکیگی جن کی تمام دنیا عیش بلغ مٹنے تک محدود ہے بعض ہیں حیوانی کے ماہر کہتے ہیں کہ موت ایک خواب جیسی ہے۔ اسلام کا ایک حکیم کامل فرماتا ہے کہ "الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا" لوگ نیند میں غرق ہیں مرنے پر انکی آنکھ کھلے گی۔ اگر حکیم علیہ السلام کا قول آپ تسلیم کرتے ہیں تو سمجھ لیجیے کہ بیدار شدہ ہندوستان مائل خواب نہ ہوگا۔ اور اگر حکیم ربانی کا ارشاد آپکے نزدیک قابل قبول ہے تو روشن زمانہ کو دیکھ کے آپ سمجھ لیجیے کہ سونے والے بیداری حاصل کرنے کے واسطے جد و جہد کر رہے ہیں اور خواب میں پڑ رہے ہیں ع

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

چلتے چلاتے کینیا کے مسئلہ پر بھی دو باتیں سن لیجیے قوی سے حق تلفی کی بنا ہی کا دعوے دار ہو سکتا ہے جو مادی طاقت نا انصافی کے مقابلہ میں استعمال کر سکتا ہے۔ یہ دن نہ ہندوستان کو میسر آئینگے نہ تذلیل و توہین کا خاتمہ ہوگا۔ آپ کا یہ مرہم کہ ترک کی محض کی وجہ سے حکومت مجبوری آگئی ہے جب کبھی پیش کیا جاویگا موقع دے گا تو اس سے قطعاً کا فائدہ ابھی یا بائیکاٹ کرنے والے قطعاً محروم و ناکام رہیں گے۔ یہ زخم میں ٹھنڈک نہیں ڈالتا۔ تو پیش بینی ہیں کیا تھا وہ کیا پایا جو آج فائدہ اٹھانے کی پیشین گوئی فرماتے ہیں۔ اب حضرت ہم بھی تعلیم رکھتے ہیں کہ بائیکاٹ کے حامی سرخرو ہو سکیں گے لیکن انکی وکالت میں صرف استقدر کہنا چاہتے ہیں کہ جب کسی چھوٹی سی چڑیا کو کوئی بڑا جانور دباتا ہے تو وہ نازک چونچ سے کاٹ کھاتی ہے چاہے کامیابی ہو یا نہ ہو۔ ان لوگوں کے اختیار میں صرف استقدر تھا کہ زبان سے بائیکاٹ کی دھمکی دیں انہوں نے اپنا حوصلہ نکال لیا۔ بار کو اختیار ہے کہ اس "چیں چیں چیں چیں" کی صدا پر رحم کرے یا نہ کرے ابھی وہ بائیکاٹ ہو یا نہ ہو آپ کے "انصاف" پسندی مشکک نافذ ایک مرتبہ بھی ہو گا کے جھوٹے کو سطر کر سکا آپ کی اس تنبیہ و تہدید و ترنیخ و تردید سے ہند اور اہل ہند کے ساتھ ہمدردی کا دعوے ثبوت کی طرف نکلا اور رہا ہی رہا اور ان دھمکیوں نے کینیا سے متعلق جو سفارش آپ کی گورنمنٹ نے کی تھی اسکے خلوص کی قلعی کھول دی۔ کیا عجب ہے کہ آپ کے اس تفریحی دورے میں جو بمدت شروع ہوا ہے بائیکاٹ کا نقیب اور اسٹرانگ کا مقدمہ ہمیشہ عدم خلوص کے باعث ساتھ ساتھ رہتا ہو یعنی جہاں جہاں آپ تشریف لیجاتے ہیں اسٹرانگ کا ہراول کہتا ہے "اپنے گھروں کے چراغ گل کرو نامدار خاں آتے ہیں" اور بائیکاٹ کا نقیب پکار رہا ہے "باادب سے قاعدہ سے سواری ہے! منصف مزاج بڑے لاٹ صاحب کی جنکا خطرناک انصاف نہ مدعی کو خوش رکھ سکتا ہے نہ مدعا علیہ کو۔ آپ سے نہ خوش ہے نہ خداوند" "زکیت لگاتا ہے" "بڑھے چلو!" آوت ہیں ریڈنگ بہادر ساتھ لیے ٹیکس کو کر بھان کی منڈیا کھیل کرت ہے۔ جاپان گریب کا پیٹ بھرت ہے۔ ہائیں رو دینے والے دل دینے والے کا بھلا ہے "نام کر جاؤ" "نام کو مر جاؤ" - اسی ذیل میں آپ نے برطانوی پبلک کے عدل و انصاف کو قابل تقلید قرار دیا ہے برطانوی پبلک کے عدل و انصاف کا حال تو خود فیصلہ کینیا سے ظاہر ہے۔ اسکے علاوہ کچھ اور بھی ہے مشتاق الحال لاکھوں روپیہ کا چندہ جاپان کے واسطے لندن میں جمع ہوا لیکن اگر آپ کے پاس کوئی اطلاع اس امر کی ہو کہ برطانوی پبلک نے جسکا آزوقہ ہندوستان کی گاڑھی کمائی پر موقوف ہے ہندوستان کے مصیبت زدوں کے لیے کسی چندے کی اپیل کی ہے تو براہِ نوازش اسکا اعلان کر دیجیے۔ مگر ہم انھیں دکھوں پنشن خواروں میں سے چند نمک حلالوں کے نام گنوا دیجیے جن کو ہر سال کروڑوں کی رقم خزانۂ ہند سے دی جاتی ہے۔ تاجر پیشہ اور ریلوے کمپنیوں کو چھوڑ دیجیے۔ ان بے مہریوں کو غائر نظر سے ملک دیکھتا ہے اور لوگ دوستانہ شکایت کرتے ہیں ع

گل پھینکے ہے جاپان کی طرف بلکہ ثمر بھی
گگلی ہی سہی یار مرے کچھ تو ادھر بھی

ان دنوں حالات آپ کا یہ فرمانا کہ برطانوی رویہ پر کاربند ہونا چاہیے ہیوتوں کو اسی ڈھرے کی طرف لیجائیگا جسکا خلاصہ یہ ہے: "تیرا سو میرا، میرا سو آپ ہیں" جیسے برطانوی پبلک کا عدل و انصاف کینیا کی سفید رو آبادی کو ترجیح دیتا ہے اس قسم کی خود غرضی آپ ہندوستانیوں کو نہ سکھائیے۔ غریب ہیں نہتے ہیں بیچارے کس برتے پر تتی کی چال چلیں۔ شیاں سے پٹ جائیں گے۔ جنہیں ہاتھ نہ لگے گی "کہاں راجہ بھوج کہاں گنگوا تیلی" والی مثل ہے:-

"چل نہ سکوں میرا کر دیں نام" برطانوی پبلک عدل و انصاف کے زور سے مصر پر حکومت کرتی ہے عراق کی تکمیل تھامتی ہے عرب کی قلعہ بندی کرتی ہے۔ افریقہ کے چمپانزی کو نچاتی ہے جہاں تیل دیکھتی ہے وہیں جمنے بیٹھ جاتی ہے۔ کوئی آنکھیں دکھاتا ہے تو دے نکال لینے پر قادر ہے وہ ایک قوم ہے تو می منصبداری کی روح رکھتی ہے۔ ہندوستانی اس قابل ہوتے تو جوتیاں کیوں کھاتے۔ یہ کبھی اس قابل نہ ہونگے چاہے ہزار سال برطانوی اہل انصاف کے زیر تعلیم رہیں ابھی تو مرفہ الحال بھی گزر کے اے حضرت۔ خالی خولی کچھ اس آپ کا منصب ہے عمر لازمت کچھ کٹ گئی ہے کچھ باقی ہے ع

خوش بنشین لیں شمار کز دست غنیمت است

مانش کیلیے دعویں ذرا لیجیے۔ اپنے نام کی سڑکیں نکلوائیے ڈاوڑنگل گارڈن بنوائیے بت کھڑے کروائیے آپ کے اکثر پیشرو کچھ ایسا ہی کر گئے۔ آپ بھی یہی کیجیے۔ اس قسم کی تقریروں میں کچھ لطف نہیں۔ ہندوستان

ترقی کی روش میں دُم لگاتے تحت الثریٰ کی خبر لیتے جارہا ہے
حالت یقیناً قابل اطمینان ہے۔ جو آپ نے چاہا کیا اور جو
چاہینگے کرتے جائینگے۔ مسٹر میں ملیح زیدہ اور عمل میں ...
الراقم —
نیک نیت نصیحت پیشہ

پولیٹکل قانون انسانونسی کا رواج

روس کا حال دیکھنے کے بعد بعض بے وقوف اخبار نویس جرمنی کے ضعف کا رونا روتے ہیں بالشویکوں کو اب جرمنی میں کوئی کام باقی نہیں ہے۔ شاہی کا خاتمہ ہوچکا اور بعض مقامات اگر دسیدہ جرمنی کو قبول بھی کرلیں تو یہ استفاد سے

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

زار روس کے خاندان کا نتیجہ دیکھنے کے بعد جرمنی کا شاہی خاندان حکومت کے خواب دیکھے تو انھیں اخبار نویسوں کی پھٹی پرانی چادر عقل میں اُسکی عقل کا پیوند لگا دینا چاہئے یہ حال غلط ہے کہ جرمنی کا کوئی حصہ کسی غیر کی ملکیت میں چلا جائے۔ زار روس کے استیصال کے بعد روسی حکومت کی حالت جرمنی سے بدتر ہوگئی تھی اس ابتری کو دیکھ کے کئی ایک عاقبت اندیش جنرل ہی مینڈکی کی طرح ملک روس کا سفر کرنے گئے تھے مگر ناکام واپس آئے۔ نہ انصاف کا جادو چلا نہ مذہب کا ٹونا ٹوٹکا۔ جن سلطنتوں نے زار کی شخصیت کو دیکھ احسان قرض بنایا تھا انکا روپیہ بیٹھے کھاتے میں گیا۔ فرانس کو روہر پر قبضہ کرنے کے وہی نتائج بھگتنا پڑینگے جو کہ دوسرا جس طاقتوں کو بھگتنے پڑے بات یہ ہے کہ جیسی جابر ممتازی نے قرض کا بار ایک ملک کی گردن پر لدوا دیا ہے اگر اسکے اصول باقی رکھے جائیں تو ملک کو عمر بھر جرمانہ بھرنا پڑے گی اور کبھی بھر پائی لکھوانے کی نوبت نہ آئے گی۔ وہ مہاجن جو کسی سے ادنیٰ شرائط پر قرض لے کے اعلیٰ شرائط پر دوسروں کو قرض دیتا ہے اسکا انجام مقروض کے دیوالیا ہوجانے سے وابستہ ہے اب روس و جرمنی سے دیگر سلطنتوں کو کچھ بھی نہ ملیگا۔ حاتمی جتاتے ہیں جو روپیہ قرض دے کے سلطنتوں نے پھیلایا تھا وہ اپنی گرہ سے یوں ہی ادا کیا جا سکتا ہے کہ ابھی رعایا پر ٹیکس عائد کیا جائے اُدھر ٹیکس کا پھندا گلے میں پڑا اور رعایا تڑپی۔ لامحالہ رعایا ایسے تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہوگی کہ توپیں بنانے لگے اور غصے ہوجائے۔ وہ روس اور جرمنی کی رعایا سے سبق لے گی۔ ہائے ہائے! یارو اگر بعض مدبرین کی یہ پیشگوئی صحیح ہوئی تو انکل سام صاحب یعنے امیرکن سام (امریکہ) کے دل پر سانپ پڑے گا۔ پیٹ میں بم ہے تو لابد ہاں کھائینگے۔ ووٹن کے ۱۴ اصول کے ساتھ ساتھ جو زرکشی دوران جنگ میں کی گئی اُس کا خمیازہ یہ نکلے گا کہ:۔

؎ آؤ پیرو کچھ گھر سے لے جاؤ ؂
صبح دم سے حرف ہست و ہر سہ تہی

شغل دعا اور ذکر خفی

ترکوں نے امیرالمومنین کے ذمہ صرف ایک ہی خدمت رکھی ہے یعنی وہ حتی حسب المقدور عمل پڑھتے رہیں اور جب مجمع عام میں تشریف لائیں تو پیرومرشد سمجھ کے انکے دامن پر عقیدت کا بوسہ دیا جائے۔ گویا وہاں بالشویکی ہتھکنڈہ چل چکا۔

میاں ایران خاں بہادر رستم جنگ کے شغل دوستاب بساط تخت کیانی پر شطرنج کے بادشاہ بنے بیٹھے ہیں وزارت جلد جلد تبدیل ہو رہی ہے بالشوازم کا بھوت اپنے سایہ کی کرشمت ڈال رہا ہے۔ عنقریب آپ سے اختیارات کو بھی مات ہونے والی ہے۔ شاہ عبدالعظیم میں ایک حجرہ خالی ہونے والا ہے اسمیں بیٹھے ہوئے آپ پڑھا کرینگے ؂

سب طرف سے ہو جو ہوں ناچار یا مشکلکشا
مٹ رہی ہے صورت کا چار یا مشکلکشا

دولت ایران اسلام کے تابع رہ کر بالشوازم قبول کرے گی۔ جو ضعف اس وقت نظر آرہا ہے وہ آئندہ کی بالشویکی قوت کا پیش خیمہ ہے۔

منی آرڈر اور خطوط میں نمبر خریداری فراموش
نہ کیجیے ورنہ تعمیل میں بار رہ جائے گا۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

جیسے میاں یونان کی جمہوریت کی نہیں ہے بالشوازم ہو چلی ہے یعنی پولیٹکل انسانونسی عنقریب حاصل ہوجائی ہے مہاجنوں اور قرضخواہوں کو خبر دیجیے انتقام میں چلے ...

"ڈاکا گی" روزنامہ اردو پرچہ بھی جاری ہوگیا۔ شاید دو تین نمبر نکلا ہو۔ اس باہمت پرچہ کی حب الوطنی اور محبت قومی میں کوئی شبہ نہیں۔

امرتسر میں گھمن گرج انصاف کی توپ چل رہی ہے دھڑا دھڑ سکھوں کے لیڈر گرفتار ہو رہے ہیں۔ امن! امن!! انصاف! انصاف!!

سنتے ہیں کہ پنجاب کی گورنمنٹ نے اعلان شائع کیا ہے کہ کوئی کا تفا اخبار پر بند عصک کیشی کے اعلان شائع نہ کرے۔ معلوم نہیں یہ انصاف قانون کو کس سمجھے کی جڑ سے نکالا ہے یا تعزیرات ہند کی ہمہ گیری کی نئی شاخ ہے کیا معنی کہ دفعہ کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔

توکل علیہ الرحمۃ

لاٹ ہنداکی بدولت مرحوم ہونے کا سلسلہ جاری ہے سیلاب کی بدولت بجائے آگ میں جائے آئی ہے۔ بھی جب تحریک ہی مقبولیت کے ساتھ اٹھی مگر ... ساتھ نہ تھے سنتے ہیں کہ اونٹ بگڑ گیا اور کسی طرح نخاس سے آگے قدم نہ بڑھایا۔

تجربے لاٹ صاحب کی آمد کی دھوم ہے غریق رحمت شہر صاف کیا جارہا ہے خصوصاً آصف الدولہ کا امام باڑہ اور حسین آباد مبارک پر صفائی کی زیادہ توجہ ہے۔

التماس منیجر۔ ۲۶ اکتوبر اودھ پنچ کی سالگرہ کا دن ہے اکثر عنایت فرما اسی تاریخ سے خریدار ہوئے ہیں اُن سے التماس ہے کہ بذریعہ منی آرڈر بقایا نمبر خریداری مع سالانہ عنایت فرمائیں۔

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے ہیچ ہندوستان میں گرو لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

کے

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ما حال موسیقی کے جزو علمی و عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی آپ اسی کتاب کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے تعلم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انہی سے نقل کی گئی ہیں۔ مصنف کا دعوی ہے کہ اگر آپ سرگم سے واقف ہیں تو کتاب کے ہر نمونہ کو سمجھ لینے کے بعد جو نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دئیے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک گرو برت سکتے ہیں جیسے کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کے کام کے بعد اس کتاب کو مرتب کیا۔ حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت اُن خریداروں کے واسطے جو پہلے سے خریداری کی درخواست روانہ فرمائیں پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے۔ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

بکس مردمی

اگر آپ کو نامردی جریان مرض ... کثرت احتلام کی تو عادی کی شکایت ہو پیشاب کے قبل یا بعد سفید رطوبات آتی ہو یا بچپن کی غلط کاریوں یا بد پرہیزی کی عیاشی کے باعث عضو ... میں سستی کجی لاغری آگئی ہو رگیں ابھری ہوں جنسی خواہش کی ہو یا جو شاہوں پوری قوت ہیجان نہیں ... شرمندگی اٹھانی پڑتی ہو زیادہ سن ہونے کے باعث قوت مردمی زائل ہو گئی ہو تو فوراً بکس مردمی منگوا کر استعمال فرمائیں اسمیں کھانے اور لگانے دونوں قسم کی دوائیں موجود ہیں جو کامل صحت اور جوانی پیدا کرنے کی کافی ہیں اور اسقدر مقوی ہیں کہ گیا گزرا آدمی بھی چار عورتوں کو روزانہ خوش کر سکتا ہے اطلاع ہے کہ یہ دوا اکسیر عضو ... کو دراز و فربہ کر کے لوہے کی لاٹھ بنا دیتی ہے قیمت فی بکس ۳ روپیہ تین آنہ (۳ؑ)

معشوق پسند گولیاں — یہ گولیاں نہایت ہی دیرپا اور ملذذ ہیں عورت جلد فارغ اور شیدا ہو جاتی ہے پھر رقیب سے کبھی خوش نہ ہوگی قیمت ... پتہ ... خانہ

منیجر کارخانہ بکس مردمی نمبر ۱۵ دربھنگہ بہار

برص پھلبہری

کی اکسیر فقیری جڑی

بدن کے سفید داغ ایک دن کے تین بار استعمال سے یقیناً جڑ سے غائب ہو جاتے ہیں آزمائش شرط ہے قیمت فی شیشی چار روپیہ (للعہ)

بہار حسن چہرہ کے داغ دھبے چھائیاں کیل مہاسے کو دور کرتا ہے اور کالے چہرے کو خوبصورت بناتا ہے قیمت چار روپیہ (للعہ)

سوزاک

نیا ہو یا پرانا

صرف ایک ہفتہ میں

صحت کی گارنٹی

فقیری گولی کے چلتے ہی خوراک میں مریض پیشاب کا آنا بند ہو جاتا ہے پیشاب صاف کھل کر آنے لگتا ہے سوزش و جلن ایک ہی روز میں غائب ہو جاتی ہے قیمت چار روپیہ پانچ آنہ (للعہ)

منیجر کارخانہ فقیری ادویات نمبر ۱۵ الہریا سرائے دربھنگہ بہار

دربھنگہ کے اعلیٰ ترین قلم انبہاے و گلابی لیچیاں

ہر اقسام کے آم و لیچیوں کی پنجسالہ قلمیں فیصدی تیس روپیہ (سم) سہ سالہ پچیس روپیہ (للعہ) دو سالہ بیس روپیہ (عثہ) یک سالہ تیرہ روپیہ (للعہ) مکمل فہرست کارخانہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔

سپرنٹنڈنٹ اسٹیٹ گارڈن نمبر ۱۵ دربھنگہ بہار

مرض ہیضہ سے نجات بخشنے والے تیر بہدف ادویہ

جوہر حیات

یہ دوا ہیضہ [illegible] کے استعمال [illegible] اکسیر کا کام کرتی ہے [illegible] مریض کو سکون [illegible] ہوتا ہے حالت کیسی ہی خراب ہو [illegible] بجائے [illegible] ہر شخص کے گھر میں ایک شیشی کا ہونا لازم ہے [illegible] قیمت فی شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

حب فادزہر

یہ نسخہ حکماے متقدمین کا ہے [illegible] ہیضہ [illegible] تمام زہروں کا تریاق ہے قیمت [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمایئے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱- ہوادار و کشادہ مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کا کافی گذر ہو۔

۲- گرد و غبار [illegible] کیچڑ و غلاظت سے مکان [illegible] دن میں دو تین مرتبہ [illegible] نیم کی پتی، لوبان، صندل، کافور، ناگرموتھا، برگ ترنج، برگ جھاؤ وغیرہ کا جلانا۔

۳- کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سرکہ، صندل، سیب، گل نیلوفر، پیاز، نارنج، نارنگی وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا۔

۴- سرکہ خالص [illegible] ماشہ جو ہزن اور بوڑھوں کو اور [illegible] ماشہ سے زیادہ [illegible] روزانہ صبح کو پلایا جائے۔ زہر مہرہ خطائی ایک رتی [illegible] روزانہ [illegible] عرق گلاب میں گھس کر پینا یا پانچ تیلیاں [illegible] کی ۳ عدد کالی مرچ پیس کر پینا۔

۵- کثرت سے جاگنا، زیادہ محنت و ریاضت، دھوپ میں چلنے اور غم [illegible] سے پرہیز کریں۔

۶- سفوف اسپغول [illegible] کا استعمال کریں اور تھوڑی بھوک رہنے پر دسترخوان سے اٹھ کھڑے ہوں۔

۷- فصلی و موسمی ترکاریاں و پھل مثل اروی، آلو، بینگن، کدو، امرود، کیلا، ککڑی، خربوزہ، کھیرا، جامن، پنا، چنے کی دال، ماش کی دال، [illegible] مچھلیاں [illegible] وغیرہ [illegible] اشیاء سے سخت پرہیز کریں۔

۸- فکر و رنج و غصہ اسی قسم کے دیگر خیالات نفسانیہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۹- ہیضہ مرض [illegible] بھی کافی احتیاط [illegible] تیمار دار و عیادت کرنے والے [illegible] مریض کا کمرہ صاف [illegible] ہو [illegible] کپڑے صاف [illegible] حاذق اور تجربہ کار طبیب سے حتی الامکان رجوع کی جائے۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

مینیجر دواخانہ معدن الادویہ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ۔

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت کرنے والے سے کو صحت دینے والے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں تقدم بالحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے خصوصاً طاعون میں بے انتہا مفید ہے [illegible] استعمال سے زہریلی ہوا کا اثر [illegible] قیمت فی [illegible] کلاں [illegible] خورد [illegible]

عرق ہاضم ترش

یہ عرق ہیضہ اور [illegible] سے حفاظت کرتا ہے۔ [illegible] ورم جگر، استسقاء، جالندھر، باد گولہ میں نفع کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں اور [illegible] پیٹ کے درد کو دور کرتا ہے [illegible] معتدل کرتا ہے۔ فی شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

اپنا پتہ و نام صاف لکھیے اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

ایک فلسفی یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین [illegible] خلاق معانی [illegible] نادر تصنیف [illegible] ملاحظہ فرمائیے۔

علم الاخلاق [illegible] قیمت [illegible]

افراد کا سیہ [illegible] ۱۲

لیس اور لکون [illegible]

امور عامہ [illegible] ۲

[illegible] کمیشن [illegible] دیا جائے گا۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) زر و دیوہ [illegible] پیشگی بھیج کرنا ہوگا۔

(۲) قیمت شدہ [illegible] ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی

(۳) پانچ پرچہ [illegible] سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی

(۴) حساب [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

[illegible] مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ [illegible] حکیم محمد [illegible] سکرٹری [illegible]